دین اور مذہب میں کیا فرق ہے؟ دین کی انسانی زندگی میں اہمیت اور اسکے اثرات کیا ہیں؟

Start with the summary of the answer as introduction

دین اور مذہب انسانی زندگی کا لازمی جزو ہیں۔ آغازِ انسانیت سے ہی انسان اپنی ذات اور اپنے اردگرد پائی جانے والی چیزوں کے متعلق تشویش زدہ ہے۔ ان سب باتوں کے جواب کیلئے انسان کو کسی نہ کسی رہنما یا ضابطۂ حیات کی ضرورت رہی ہے جو اس پر اس کی ذات کا مقصد واضح کر سکیں۔ یہ مقصد اور ضابطۂ حیات انسان کو دین یا مذہب فراہم کرتے ہیں۔ انہی کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے انسان درست راستے کا انتخاب کرتا ہے اور اپنی تمام تر کاوشوں کو خالقِ کل کی خوشنودی کیلئے وقف کرتا ہے۔ مذہب اور دین کا فرق صرف یہ ہے کہ مذہب جزو ہے جبکہ دین کل۔

مذہب کی تعریف:

مذہب عربی زبان کے لفظ ذہب سے بنا ہے جسکے لغوی معنی ہیں ' راستہ یا طریقہ۔

لہٰذا مذہب سے مراد کسی بھی بتائے ہوئے راستے پہ چلنا یا طریقے پہ عمل کرنا ہے۔

مذہب کے اصطلاحی معنی ضابطۂ حیات یا طرزِ حیات کے ہیں۔ یعنی اپنی جڑوں کو تلاش کرنا اور خود پہ غور و فکر کرنا مذہب کہلاتا ہے۔

بہت سے علماء اور فلسفی مذہب کو روحانیت اور خدا کی ذات سے منسوب کرتے ہیں۔ مثلاً

ایڈورڈ ٹیلر کے نزدیک

روحانیت پہ یقین کرنا مذہب ہے۔

ایمائل ڈرخائم کے نزدیک

خدا کی ذات سے متعلق عقائد پر عمل کرنا مذہب ہے۔

بعض کے نزدیک مذہب موت کے تصور سے وابستہ ہے۔

ڈاکٹر اسرار احمد کہتے ہیں کہ

مذہب تین چیزوں کے مجموعے کا نام ہے
عقائد، عبادات اور سماجی تہوار

پس ثابت ہوتا ہے کہ مذہب ایک ایسے طریقے اور راستے کا نام ہے جس پر چل کے انسان خدا کے نزدیک ہوتا ہے اور اُس کی تعلیمات پہ عمل کر کے دنیا و آخرت کی کامیابی کی کوشش کرتا ہے۔

دین کی تعریف:

دین عربی زبان کا لفظ ہے جسکے معنی ہیں غلبہ یا بلندی حاصل کرنا۔

اصطلاحی مفہوم میں دین مکمل ضابطۂ حیات کا نام ہے

دین کو قرآن میں ایک جامع حیثیت حاصل ہے جس کی رُو سے دین کُل ہے اور مذہب اُسکا جزو۔

ڈاکٹر اسرار احمد کے مطابق

دین چھ چیزوں کے مجموعے کا نام ہے
عقائد، عبادات، سماجی تہوار،

سماجی نظام، سیاسی و معاشی نظام
اور نظامِ عدل و انصاف

اس قول سے ثابت ہوتا ہے کہ دین واقعی مکمل ہے جبکہ مذہب اس کا حصہ جس میں پہلی تین خوبیاں دین ہی کی ہیں۔

دین کا مطلب فقہ کی رو سے یوں واضح ہے

دین چار چیزوں کے مجموعے کا نام ہے

i- اللہ کی حاکمیت کو قبول کرنا
ii- اللہ تعالیٰ کے احکامات پہ عمل کرنا۔
iii- آخرت میں جزا و سزا پر یقین
iv- اللہ کے بتائے گئے قوانین کی پاسداری۔

یعنی عقیدۂ توحید اور عقیدۂ آخرت پہ اعتقاد، حدود اللہ کی پاسداری اور احکامات کی قبولیت کا نام دین ہے۔

دین اور مذہب میں فرق:

i- دین جامع ہے:

دین انسانی زندگی کے ہر پہلو کا تذکرہ کرتا ہے۔ عقائد و عبادات سے لے کر عدل و انصاف تک ہر پہلو کی حقیقت واضح کرتا ہے اور مکمل راہنمائی کرتا ہے جبکہ مذہب اس کے برعکس ہے۔ دین جزا و سزا بھی طے کرتا ہے اور زندگی سنوارنے کے طریقے بھی بتلاتا ہے۔ دین مقصد انسانیت بھی واضح کرتا ہے اور مقصد پورا کرنے کی راہ بھی جتلاتا ہے۔

ii- دین حقوق اللہ اور حقوق العباد کا مجموعہ ہے۔

مذہب حقوق اللہ کا نام ہے جبکہ دین میں حقوق العباد بھی شامل ہیں اسلام ایک دین ہے اور اللہ کی عبادت کے ساتھ ساتھ انسانوں کے حقوق و فرائض پورا کرنے کی بھی خاص تلقین کرتا ہے۔ اور حقوق العباد کی تکمیل کے بغیر جنت حاصل نہیں ہو سکتی۔

حدیث قدسی ہے

اللہ تعالیٰ اس انسان سے ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں جو کسی بیمار کی عیادت نہیں کرتا۔

iii- دین کا دائرہ وسیع ہے:

مذہب میں عقیدہ اور عبادت انسان کا ذاتی مسئلہ ہے جبکہ دین انسان کی انفرادی زندگی کے ساتھ ساتھ اجتماعی زندگی کا بھی معاملہ ہے۔ جیسا کہ اسلام میں نماز ایک انفرادی عبادت کے ساتھ ساتھ اجتماعی معاملہ بھی ہے جس میں انسان دوسرے انسانوں سے جڑتا ہے اور ایک دوسرے کے کام آتا ہے۔ اسی طرح ذات انسانی سے وابستہ ایک اور عبادت زکوٰۃ ہے جس کی ادائیگی ہر فرد پر واجب ہے تاکہ دوسرے انسانوں کی مالی مشکلات دور ہو سکیں۔

سورۃ البقرۃ میں ارشاد ہے

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

۱۷- دین کی تعلیمات الہامی ہیں:

مذہب میں عقیدے، عبادات اور تہوار انسانوں کے بنائے ہوئے ہیں جن کی الہامی حیثیت کوئی نہیں ہے۔ جبکہ دین میں ایسا نہیں ہے۔ دین کے عقیدے، عبادات اور تہوار سب الہامی ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں کو وحی کیے گئے۔ مذہب میں بسا اوقات انسان سورج کی پرستش کرتا ہے جبکہ دین میں عبادت کے لائق صرف خدا کی ذات ہے۔

Add more arguments in this part

دین کی ضرورت و اہمیت

1- فطری و روحانی ضرورت:

انسان کو دین کی فطرت پر پیدا کیا گیا ہے جو پیدائش کے لحاظ سے روح اور جسم کا مرکب ہے۔ جسم کی غذا کے علاوہ روحانی غذا بھی ضروری ہے جو دین کی تعلیمات پورا کرتی ہیں۔ اور جس کا انتظام اللہ تعالیٰ نے پیغمبر اور انبیاء کی صورت میں کیا ہے۔

2- معاشرتی و معاشی ضرورت:

انسان کو اپنی معاشرتی و معاشی زندگی گزارنے کیلئے بھی دین کی ضرورت پڑتی ہے جس کے وضع کردہ اصول و ضوابط وہ اپنی روزمرہ کی زندگی میں لاگو کر سکے اور گناہ سے بچ سکے معاشرتی زندگی کے حوالے سے کام لے کر۔

ایک انسان کا قتل ناحق پوری انسانیت کا قتل ہے اور ایک انسان کا بچاؤ پوری انسانیت کا بچانا ہے۔

CamScanner

معاشی زندگی کے حوالے سے بھی انسان کو جائز حلال کمانے کا حکم دیتا ہے اور سود سے گریز کا کہ سود گناہ ہے۔

3- سکونِ قلب کا ذریعہ:

دین انسان کو خدا کی طرف مائل کرتا ہے تاکہ انسان سکون حاصل کر سکے جو صرف اللہ کی یاد میں پوشیدہ ہے۔ دین انسان کو دنیاوی آرام کی وجہ سے خدا کے ذکر سے غافل نہیں ہونے دیتا۔

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

بے شک دلوں کا سکون اللہ کے ذکر سے ہے۔ **الرعد**

4- حسنِ سلوک اور فلاحِ انسانی

دین انسان کے اخلاق و کردار کی تعمیر کرتا ہے تاکہ کسی بھی دوسرے شخص کی تذلیل نہ ہو۔ دین دوسروں کی فلاح کے لیے کام کرنے کا درس دیتا ہے اور فتنہ و فساد سے منع کرتا ہے۔

اللہ مفسدوں کو پسند نہیں کرتا

دین اپنے ہمسایوں، رشتے داروں اور خاندان والوں کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم دیتا ہے تاکہ انسان دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کر سکے۔

5- مقصدِ حیات کی فراہمی / موجودگی:

دین انسان کو زندگی کا مقصد دیتا ہے۔ آج کل خودکشی کی بڑی وجہ زندگی کے مقصد کا نہ ہونا ہے۔ انسان جلدی سے ترقی کی منازل طے کرتا ہے لیکن اس کے بعد رک جاتا ہے کیوں کہ اس کے آگے کوئی مقصد نہیں رہا۔ جبکہ دین انسان کو بہترین مقصد دیتا ہے یعنی خدا کی خوشنودی اور جنت کا حصول جس کے لیے وہ عمر بھر کوشاں رہتا ہے۔

دین بلاتفریق امید دیتا ہے۔ دین بزدلی کی بجائے بہادری کا جذبہ پیدا کرتا ہے یعنی خودکشی کے بجائے شہادت کا تاکہ دنیاو آخرت کی کامیابی مقدر ٹھہرائی جائے۔

۶۔ دوہرا نظام احتساب:

09

دین دنیا اور آخرت دونوں میں جوابدہی سے آگاہ کرتا ہے تاکہ انسان دنیا میں گناہوں سے بچے اور آخرت میں سرخرو ہو۔ یہ نظام انسان کو گناہ سے روک کے نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور انسان دنیاو آخرت میں کامیاب ٹھہرتا ہے۔

اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو۔

پس یہ ثابت ہوتا ہے کہ دین ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جبکہ مذہب ادھورا ہے۔ دین کی تمام تعلیمات الہامی ہیں جو انسان کی جسمانی و روحانی غذا ہیں اور جن پہ عمل کر کے ہی انسان ایک مکمل اور پرسکون زندگی گزار سکتا ہے۔ مذہب کی تعلیمات دین سے مستعار لی گئی ہیں لیکن آدھی ادھوری جبکہ ہدایت کا مکمل سرچشمہ دین ہی ہے۔

Add more arguments in this part.
A 20 marks answer should have around 15 subheadings

End with conclusion

Attempt and upload a single qs at a time. Work on the pointed mistakes and then attempt the next answer

عقیدۂ توحید سے کیا مراد ہے اور اسکے انفرادی اور اجتماعی زندگی پہ اثرات اور اہمیت بیان کریں

عقیدۂ توحید دین اسلام کے پانچ بنیادی عقائد میں سب سے پہلا ہے جس پہ ایمان لائے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ اس سے مراد اللہ کی ہی ذات کو عبادت کے لائق جاننا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا ہے۔ اس عقیدے پہ ایمان لاتے ہوئے انسان اپنی زندگی کو اللہ کی عبادت کرنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے میں صرف کر دیتا ہے۔ یہ عقیدہ فرد اور معاشرے کی اصلاح کا باعث ہے۔

لفظ 'عقیدہ' کے معنی و مفہوم

عقیدہ عربی زبان کے لفظ 'عقد' سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں گرہ لگانا، تھام لینا۔ یعنی کہ مذہبی عقائد کو تھام لینا کہ کوئی سوال باقی نہ رہے۔

اصطلاح میں اس سے مراد مذہبی عقائد پر پختہ یقین کر لینا ہے اور ایمان لانا ہے۔ ایمان سے مراد مان لینے کے ساتھ ساتھ عمل بھی کرنا ہے۔

اسلام کے بنیادی عقائد 5 ہیں

1) اللہ پر ایمان
2) رسولوں پر ایمان
3) آخرت پر ایمان
4) فرشتوں پر ایمان
5) الہامی کتب پر ایمان

عقائد ہر مذہب کا بنیادی پہلو ہوتے ہیں اور لوگ انہی کی بنیاد پہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ اسلام میں عقائد کو اہمیت اس لئے ھی حاصل ہے کہ عقیدہ جڑ ہے اگر جڑ میں ہی خرابی ہوگی تو باقی پودا کیسے درست ہوگا۔

CamScanner

حضورؐ نے فرمایا

عقیدہ ایک بیج کی مانند کام کرتا ہے
یعنی جیسا بیج ہو گا ویسا ہی پھل

صدرالدین اصلاحی

اسلام دو چیزوں کا مجموعہ ہے: عبادات اور عقائد
اگر عقائد درست ہوں گے تو عبادات بھی۔ اگر عقائد یعنی کہ ایمان
ہی خراب ہوں گے تو عبادات کسی کام کی نہیں

سورۃ ابراہیم میں ارشاد ہے

جن لوگوں کو اپنے خدا کی ذات کے بارے میں
شک ہے ان کے اعمال کی مثال راکھ کے
ڈھیر کی مانند ہے۔

لفظ 'توحید' کا معنی و مفہوم:

توحید کا لفظ 'وحد' سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں
ایک ٹھہرانا۔
اصطلاح میں اس سے مراد ہے اللہ کو ایک ماننا
یعنی کہ دل سے یہ قبول کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت
کے لائق نہیں ہے اور نہ ہی کوئی اس کے برابر ہے اور اس
پہ عمل کرنا۔ صرف اللہ ہی کو عبادت کے لائق جاننا اور
اس کو ہی اپنا خالق اور رازق ماننا۔

عقیدہ توحید:

اسلام میں عقیدہ توحید سے مراد ہے کہ
اللہ کو اس کی ذات، صفات اور افعال میں 'واحد'
ماننا اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرانا۔ اس بات پر
ایمان لانا کہ اللہ ہی کی ذات کو تمام اختیار ہے۔
تمام طاقتوں اور قوتوں کا مالک اللہ ہے اور اللہ ہی

کو بزرگی حاصل ہے۔ خدا یکتا ہے اور اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

سورۃ اخلاص میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے

کہہ دیجئے کہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور کوئی اسکا ہمسر نہیں۔

عقیدۂ توحید اسلام میں داخل ہونے کا دروازہ ہے۔ اس پہ ایمان لائے بغیر مسلمان ہونا ناممکن ہے کیونکہ دینِ اسلام توحید کے گرد گھومتا ہے۔ اللہ پہ ایمان لانے کے بعد ہی انسان باقی چار عقائد پر ایمان لاتا ہے یہاں تک کہ کلمے کا پہلا جزو بھی توحید ہے۔

لا الہ الا اللہ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

عقیدۂ توحید میں انسان سب سے پہلے خدا کو واحد تسلیم کرتا ہے کہ خدا اکیلے ہی قادرِ مطلق ہے، اسکا کوئی شریک نہیں۔ اللہ اکیلا ہی ہے جو نظام ہستی کو چلا رہا ہے یعنی زندگی اور موت کا فیصلہ صرف اللہ تعالیٰ کرتے ہیں اور صرف اللہ ہی کی ذات دائمی ہے یعنی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ ہی رہے گی۔

اللہ کی ذات پر ایمان لانا سیڑھی پر پہلا قدم رکھنے سا ہے جس کے بعد باقی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے ہم اپنے ایمان کی تکمیل کرتے ہیں۔ اور ایمان کی تکمیل کے بغیر عبادات ممکن نہیں ہیں لہٰذا عقیدہ توحید کو اسلام میں مرکزی حیثیت حاصل ہے

توحید کی اقسام

توحید کی تین اقسام ہیں

1- توحید فی الذات
2- توحید فی الصفات
3- توحید فی الافعال

توحید فی الذات:

توحید فی الذات سے مراد اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے حوالے سے ایک ہی ہیں۔ کوئی دوسرا خدا دنیا میں موجود نہیں ہے۔ وہ اکیلے ہی اس دنیا کے نظام کو چلاتے ہیں۔ یونانی مذہب میں بہت سے خدا ہیں جو پانی، آگ، سمندر اور قوت سے الگ الگ وابستہ ہیں مگر اسلام میں ایسا نہیں ہے۔ مسلمانوں کا پختہ یقین ہے کہ اللہ صرف ایک ہے اور اس پر عمل وہ ایک ہی خدا کو سجدہ کر کے دیتے ہیں۔

سورۃ المومنون میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

اللہ نے کوئی بچہ اختیار نہ کیا اور نہ اسکے ساتھ کوئی دوسرا معبود ہے اگر ایسا ہوتا تو ہر معبود اپنی مخلوق لے جاتا اور ضرور ان میں سے کوئی ایک دوسرے پر بڑائی اور غلبہ چاہتا۔

سائنسی اعتبار سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ خدا ایک ہی ہے اگر دنیا میں دو خدا ہوتے تو آپس میں لڑ پڑتے اور دنیا کا نظام بغیر کسی تسلسل کے ہوتا۔

جون کلوور کے مطابق

اگر ہم تیزی سے پھیلتی ہوئی کائنات پر غور کریں تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس سب کے پیچھے کوئی ایک خدا ہے

توحید فی الصفات:

توحید فی الصفات سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ صرف ذات بلکہ اپنی صفات کے اعتبار سے بھی یکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جیسی صفات کسی دوسرے میں موجود نہیں۔ یعنی کہ انسانوں میں اگر معاف کرنا کا جذبہ یا صفت موجود ہے تو وہ صفت اللہ تعالیٰ میں ہزاروں گنا بڑھ کے ہے اور کوئی اسکا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

قرآن میں موجود اللہ تعالیٰ کے 99 نام اللہ کی صفات سے ہی متعلق ہیں۔ اس کے علاوہ سورۃ الرحمان میں اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کا ذکر خود کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بہت سی صفات میں سے ایک تخلیق کرنا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات کے انسانوں کو پیدا کیا ہے۔ کوئی اور ذات کسی انسان کو پیدا نہیں کر سکتی جب تک رضائے خداوندی نہ ہو۔ اسی طرح انسان مرنے کے بعد دوبارہ پیدا کیا جائے گا۔ لیکن اس دفعہ اپنے ہی مٹی ہو چکے ڈھانچے سے۔ بلاشبہ یہ خدا کی ہی صفت ہے

سورۃ الروم میں ہے

اللہ ہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں روزی دی پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا کیا تمہارے شریکوں میں بھی کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ کر سکے

اسی طرح اللہ کی ایک اور صفت **القادر** ہے یعنی ہر شے پر قدرت رکھنے والا۔ زمین پر موجود ایک پتے سے لے کر کائنات میں موجود شہاب ثاقب تک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ کوئی چیز اللہ کے علم کے بغیر نہیں ہے۔

3. توحید فی الافعال

اس سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے افعال میں بھی واحد اور یکتا ہے یعنی نظام قدرت چلانا دن اور رات کا آنا جانا، موسموں کا بدلنا، بارش کا برسنا سب اللہ کے کام ہیں اور اللہ کی مرضی کے بغیر ممکن نہیں۔ کائنات کا نظام جس قدر منظم اور سلیقے سے چلتا ہے اس سے یہ بات واضح ہے کہ اللہ ایک ہے کہ اگر دو یا زائد خدا ہوتے تو کسی ایک چیز پر اتفاق نہ کرتے اور کائنات کا نظام درہم برہم ہو جاتا۔

سورۃ النحل میں ارشاد ہے

کیا انہوں نے پرندوں کی طرف نہ دیکھا جو آسمان میں اللہ کے حکم کے پابند ہیں انہیں وہاں اللہ کے سوا کوئی نہیں روکتا۔ بے شک اس میں ایمان والوں کیلئے نشانیاں ہیں

یہ اللہ تعالیٰ ہی کے کام ہیں کہ انسان کو پیدا کیا پھر اس کی غذا کے لئے زمین کو زرخیز کیا جس میں سے ہر قسم کے پھل اور میوے نکلتے ہیں۔ اسی زمین سے پانی نکالا۔ بے شک یہ سب اللہ کی ہی ذات کر سکتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ ہی کے کام ہیں کہ سورج ایک ہی سمت سے طلوع ہوتا آرہا ہے اور ہزاروں برس گزر جانے کے بعد بھی ایک ہی سمت میں غروب ہوتا ہے۔ اگر انسان اپنی ذات پر غور کرے تو اللہ تعالیٰ کی خوبیوں کو بڑے اچھے سے سمجھ سکتا ہے

عقیدۂ توحید کی اہمیت:

عقیدۂ توحید کو اسلام میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ اگر ہم اللہ پر ایمان لاتے ہیں تو ہمیں

کلمہ کے دوسرے حصے پر بھی ایمان لانا ضروری ہے کہ محمد ﷺ نہ صرف اللہ کے رسول بلکہ آخری نبی بھی ہیں۔ اس سے انسان کو سنت و شریعت ملتی ہے جس کی رو سے انسان اپنی زندگی سنوارتا ہے۔ صرف خدا کو ماننے سے ہی ہمیں زندگی کا مکمل ضابطۂ حیات مل جاتا ہے۔ جب ہم رسول پر ایمان لاتے ہیں تو کتابوں پر بھی ایمان لاتے ہیں جن میں سب سے آخری کتاب قرآن مجید ہدایت کا سرچشمہ ہے قرآن پہ یقین کے ساتھ ساتھ ہم فرشتوں اور قیامت پہ بھی ایمان لاتے ہیں اور اسی کی بناء پر نیک اعمال کرتے ہیں تاکہ شرک سے بچ سکیں۔ شرک سے مراد اللہ کی ذات کے ساتھ کسی دوسرے کو خدا ٹھہرانا جو کہ گناہِ کبیرہ ہے۔

انفرادی زندگی پہ اثرات

1) جنت کی ضمانت

جو شخص شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں وہ اکیلا ہے اور تمام تر قوت و طاقت اللہ ہی کے پاس ہے تو ایسا شخص جنت میں جائے گا۔

حضرت عتبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

جو شخص اللہ کی رضا کیلئے ~~لا الہ~~ لا الہ الا اللہ کا اقرار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کے عذاب کو حرام کر دیتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اے ابن آدم اگر تو میرے پاس گناہوں سے پوری زمین بھر کر لے آئے لیکن اس میں شرک نہ ہو تو میں اسی مقدار میں بخشش کی بارش کر دوں گا۔

لہٰذا ثابت ہوتا ہے کہ شرک ظلمِ عظیم ہے جس کی کوئی معافی نہیں

2) خودداری اور عزت نفس

عقیدہ توحید پہ ایمان رکھنے والا خوددار ہوتا ہے جو خدا کے علاوہ کسی اور کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتا بلکہ اللہ سے ہی مانگتا ہے اور اللہ ہی کو ہر شے کا مالک جانتا ہے۔

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے انسان کو نجات دیتا ہے۔

3) آزادی و حریت

اللہ پہ ایمان رکھنے والا ہر شخص آزاد اور خود مختار ہوتا ہے۔ وہ خدا کے علاوہ کسی اور کے احکامات کی غلامی نہیں کرتا اور نہ ہی کسی اور کی خوشنودی کیلئے جھکتا ہے بلکہ صرف خدا کے سامنے جھکتا ہے۔

4) عجز و انکسار

اللہ کو ایک ماننے والوں میں عاجزی و انکساری پائی جاتی ہے۔ کیونکہ وہ اللہ ہی کو بزرگ و برتر مانتے ہیں اور انسان کی فانی حقیقت کو مانتے ہیں اسی لئے وہ غرور اور تکبر سے باز رہتے ہیں اور خود کو برتر اور اعلیٰ نہیں سمجھتے۔ وہ جانتے ہیں کہ ان کو رزق عطا کرنے والی ذات اللہ کی ہے اور وہ جسے چاہے عطا کرتا ہے اور جسے چاہے نہیں کرتا تو انسان میں ان کی ذات کو کوئی کمال حاصل نہیں ہے۔

5) شجاعت و استقامت

عقیدہ توحید انسان میں بہادری کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ جب انسان جانتا ہے کہ تمام قوت کا خالق اللہ ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے تو وہ کسی سے نہیں ڈرتا سوائے اللہ کے۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت موسیٰؑ بغیر خوف کے فرعون کے دربار میں گئے تھے اور حضرت ابراہیم نے

بغیر لوگوں سے ڈرے ان کے بت پاش پاش کر دیے تھے۔

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی

اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی لوگوں کے بارے میں فرمایا ہے

نہ انہیں کوئی ڈر ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے

البقرہ۔

۶) پُرامیدی

ایک خدا کو ماننے سے انسان پُر امید رہتا ہے اور اللہ کے فیصلوں پر یقین رکھتا ہے۔ وہ مشکل پڑنے میں ناامید نہیں ہوتا بلکہ اس کے حل اور خاتمے کیلئے اللہ کی مدد کا یقین رکھتا ہے۔

غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے

(التوبہ)

۷) اطمینانِ قلب

توحید پر ایمان لانے سے انسان مطمئن رہتا ہے اور تمام پریشانیوں سے نجات پا لیتا ہے۔ وہ اللہ کو یاد کرتا ہے اللہ کی عبادت کرتا ہے اور اللہ ہی کے بتائے گئے احکامات پر عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں سکون پیدا کرتے ہیں

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

بے شک دلوں کا سکون اللہ کے ذکر میں ہے۔

۸) تقویٰ و پرہیزگاری

انسان جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں جہانوں کے رب ہیں اور اس دنیا میں اعمال کی بناء پر جنت اور دوزخ کا فیصلہ ہوگا لہٰذا انسان نیک اعمال کرتا ہے اللہ کے منع کیے ہوئے راستے سے رکتا ہے اور اچھا اور نیک طرزِ زندگی اختیار کرتا ہے۔

سورۃ البقرۃ

اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا۔ یہ امید کرتے ہوئے کہ تمہیں پرہیزگاری مل جائے

۹) مقصدِ حیات

عقیدہ توحید انسان کو زندگی کا مقصد سمجھاتا ہے اللہ کو ایک ماننے کے بعد انسان نیک اعمال کرتا ہے، اللہ کے رسول کے بتائے گئے راستے پر چلتا ہے اور برائی سے بچتا ہے تاکہ اللہ کی رضا اور خوشنودی حاصل کر سکے۔

۱۰) تنگ نظری کا خاتمہ

اللہ کو ایک ماننے سے انسان کی تنگ نظری کا خاتمہ ہوتا ہے۔ زمانۂ قدیم اور حتیٰ کہ موجودہ زمانے میں بھی لوگ توہمات کا شکار ہیں۔ سورج اور چاند گرہن کے موقع پر قربانی دیتے ہیں، نیک شگن اور برے شگن کی سوچ میں جکڑے ہوئے ہیں جبکہ اللہ کو ایک ماننے والے ایسی توہم پرستی کا شکار نہیں ہوتے اور صرف اللہ کی ذات پر یقین رکھتے ہیں کہ اچھائی اور برائی اللہ کی طرف سے ہے

CamScanner

اجتماعی زندگی پہ اثرات

1- وحدت انسانی

اللہ کو ایک ماننے والے آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ لہٰذا عقیدۂ توحید انسان کو آپس میں جوڑتا ہے اور تفرقے اور فرقہ پرستی سے بچاتا ہے۔

اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو۔

2- مساوات اور برابری

اللہ پہ ایمان لانے والے جانتے ہیں کہ تمام بنی نوع انسان کا خالق اللہ ہے اسی لئے کسی ذی روح کو دوسرے پہ کوئی برتری نہیں سوائے تقویٰ کے۔ عقیدۂ توحید انسان کو برابری کی طرف راغب کرتا ہے۔

3- تعصب پرستی کا خاتمہ

تمام انسانوں کا خالق اللہ ہے۔ اور اللہ ہی ہے جس نے انسان کو پیدا کرنے کے بعد قبیلوں میں بانٹ دیا تاکہ وہ پہچانے جا سکیں لہٰذا کسی بھی قبیلے کو دوسرے پہ کوئی فوقیت اور برتری حاصل نہیں ہے۔ اسی لئے توحید پرست تعصبات کا شکار نہیں ہوتا۔

4- دہرا نظام احتساب

اسلام کا دہرا نظام احتساب انسان کو یاد دلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت کے مالک ہیں اور دنیاوی گناہوں کی سزا آخرت میں ملے گی اسی لئے وہ ایک دوسرے کی حق تلفی نہیں کرتے اور نہ ہی زمین پر فساد پھیلاتے ہیں۔

CamScanner

د) بین المذاہب ہم آہنگی

عقیدہ توحید کے ماننے والے نہ صرف مسلمانوں کے ساتھ بلکہ غیر مذاہب کے ماننے والوں کے ساتھ بھی صلہ رحمی کرتے ہیں۔ ان کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں اور مذہبی انتہا پسندی کا شکار نہیں ہوتے۔

عقیدہ توحید اسلامی نظام کا لازمی جزو ہے۔ اللہ کو ایک مانے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ اور ایمان کی تکمیل کے بعد ہی انسان درست راستے پہ چل سکتا ہے جو جنت کی طرف لے کر جاتا ہے نہ کہ دوزخ۔ اسلامی تعلیمات اور قرآن کا مرکز ہی توحید ہے۔ اس دنیا کی تخلیق ایک خدا کی ہی عبادت کے لئے کی گئی تھی۔